بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

زیر نظر شمارہ اس اعتبار سے امتیازی شان کا حامل ہے کہ ایک مختصر رپورٹ کے سوا بقیہ پورا شمارہ ایک ہی مضمون پر مشتمل ہے۔ یہ مضمون محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا تحریر کردہ ہے اور فلسفہ و حکمت کے نہایت دقیق اور اعلیٰ ترین مباحث پر مشتمل ہے۔

شاید بعض قارئین کو یاد ہو کہ "حقیقتِ انسان" کے عنوان سے ایک نہایت قیمتی تحریر آج سے قریباً پندرہ برس قبل محترم ڈاکٹر صاحب کے قلم سے نکلی تھی جو اَب "زندگی، موت اور انسان" نامی کتابچے میں شامل ہے۔ اس کا دوسرا حصہ جس سے درحقیقت نہایت دقیق علمی مباحث کا آغاز ہوا، بعد ازاں "حکمتِ قرآن" بابت مارچ/اپریل ۸۵ء میں شائع ہوا تھا۔ تاہم یہ مضمون گزشتہ چودہ سال سے ادھورا اور نامکمل تھا۔ بھرپور دعوتی و تحریکی مصروفیات کے باعث وہ ضروری فراغت میسر نہ آسکی تھی جو ایسے غامض مضامین کی تحریر کے لئے ناگزیر ہوتی ہے۔ بہرکیف، بحمد اللہ حال ہی میں محترم ڈاکٹر صاحب نے اس مضمون کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ ربطِ کلام کے پیشِ نظر اس تازہ تحریر کو، جو مذکورہ مضمون کی تیسری قسط کی حیثیت رکھتی ہے، سابقہ قسط سمیت زیر نظر شمارے میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ ○○

ایجاد و ابداعِ عالم

سے

عالمی نظامِ خلافت

تک

تنزّل اور ارتقاء کے مراحل

تحریر:

ڈاکٹر اسرار احمد

- سلسلۂ تنزلات کا مرحلۂ اوّل ۶
  اور اس سے متعلق اصطلاحاتِ قرآنی [illegible]
- سلسلۂ تنزلات کا مرحلۂ ثانی ۲۰
- سلسلۂ تنزلات کا مرحلۂ ثالث ۲۳
- حیاتِ ارضی کا ارتقاء ۲۴
- تکمیلِ تخلیقِ آدم — اور — عطاءِ خلعتِ خلافت ۳۳
- ابلیس کا اعلانِ بغاوت اور اس کا سبب ۳۶
- ابلیس کی انسان دشمنی' اور معرکۂ خیر و شر ۳۹
- رحمِ مادر میں تخلیق آدمؑ کے مراحل کا اعادہ ۴۶
- نوعِ انسانی کا ذہنی اور عمرانی ارتقاء ۵۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ تو سب جانتے ہیں کہ صرف ذاتِ باری تعالیٰ "واجب الوجود" اور "قدیم" ہے — جبکہ کل کون و مکان اور انسان سمیت جملہ مخلوقات و موجودات "ممکن" اور "حادث" ہیں — لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ "وجوب" سے "امکان" اور "قدم" سے "حدوث" کا سفر کیسے اور کن مراحل سے گزر کر طے ہوا — اور آیا اس طویل سفر میں "تنزل" ہی "تنزل" ہے' یا کوئی مرحلہ ارتقاء کا بھی آیا ہے؟

اس مشکل بلکہ تقریباً لاینحل مسئلے کا ایک حل تو قدیم منطق اور فلسفے کے ماہرین نے کیا — کہ "واجب" سے "ممکن" اور "قدیم" سے "حادث" کے مابین "عقولِ عشرہ" اور "نُہ افلاک"[1] تصنیف کر ڈالے جن کے لئے کوئی دلیل نہ تجرباتی علم میں ہے نہ وحیٔ آسمانی میں! اسی طرح بعض متصوّف المزاج بزرگوں نے مرتبۂ احدیت و واحدیت وغیرہ کے حوالے سے تنزّلاتِ ستّہ تجویز کیۓ' لیکن ان کے لئے بھی کوئی صریح اساس نہ عقل میں ہے نہ نقل میں!

خود وحیِ آسمانی نے بھی اس کے ضمن میں نہ تفصیلی بحث کی' نہ صراحت سے کام لیا بلکہ صرف "اشارات" پر اکتفا کیا۔ اس لئے کہ اس کا اصل مقصد "ہدایت" اور "صراطِ مستقیم" کی وضاحت ہے اور اس کے ضمن میں بھی اس نے عوام کی ضروریات اور ان کے فہم و شعور کی سطح کو زیادہ پیش نظر رکھا ہے

---

[1] دس عقلیں اور نو آسمان!